الجزء 7

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ
تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝٨٣

اور یہ لوگ قِسّیسین اور رھبان، جب اُسے سنتے ہیں جو رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل کیا گیا تو تُو دیکھے گا کہ حق شناسی کے اثر کے باعث ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑتے ہیں۔وہ پکار اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہم اس پر ایمان لائے۔ہمارا شمار بھی عمل سے اپنے ایمان کی تصدیق کرنے والوں میں کر لیجیے۔(83)

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ
اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝٨٤

جب حق ہمارے پاس پہنچ چکا تو کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لائیں۔اور ہماری تو آرزو یہ ہے کہ ہمارا نشوونما دینے والا ہمیں اس گروہ کے افراد میں شامل کر لے جو ایسے کام کرتے ہیں جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہوں؛ جن سے ان کی مضمر صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے میں حسن و توازن قائم ہو جائے۔(84)

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٨٥

تو اللہ اُن کی طرف سے اس اظہار و اقرار کے پیشِ نظر، ان کو جنّت کے سدا بہار خزاں نا آشنا باغات میں داخل کر دیتا ہے جن کی شادابی کے لیے زیرِ زمین پانی بہہ رہا ہے؛ جن میں وہ ہمیشہ رہتے ہیں۔حسن کارانہ انداز میں زندگی بسر کرنے والوں کی ایسی ہی جزا ہے۔(85)

ع 11 9 1

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ۝٨٦

اور جو لوگ ہمارے قوانین کے منکر رہے اور انہیں جھٹلایا تو ایسے ہی لوگ اہل جحیم ہیں جہاں ان کی ذات کی نشوونما رک جاتی ہے۔(86)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ

اے اہلِ ایمان! اللہ نے جن پاکیزہ اور مرغوبِ طبع

وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۸۷﴾

چیزوں کو تمہارے لیے حلال فرمایا ہے، تم انہیں حرام قرار نہ دو اور اس طرح حد سے تجاوز نہ کیا کرو۔ اللہ، حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (87)

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

لٰہذا، اللہ نے تمہیں جو سامانِ زیست دیا ہے اُس میں سے حلال، پاکیزہ اور مرغوبِ طبع چیزیں کھاؤ اور جس اللہ پر تم ایمان رکھتے ہو اُس کے قوانین سے ہم آہنگ بھی رہو۔ (88)

لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

اللہ تمہاری لغو و مہمل یعنی بلا ارادہ یونہی منہ سے نکل جانے والی قسموں پر تمہارا مواخذہ نہیں کرتا، البتہ قصداً محکم طور پر کھائی گئی قسموں پر گرفت ہوتی ہے (البقرۃ 2: 225)۔ ایسی قسمیں توڑنے پر کفّارہ ہے، دس ایسے افراد کو کھانا کھلایا جائے جو محتاج ہوں اور ان کا چلتا ہوا کاروبار رُک گیا ہو: ایسا اوسط درجے کا کھانا جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا ایسے دس افراد کو لباس مہیّا کیا جائے یا ایک غلام کو آزاد کرایا جائے۔ جو یہ سب نہ کر پائے تو تین دن کے صوم رکھے۔ یہ اُن لغو قسموں کا کفّارہ ہے جن کا تم نے حلف لیا۔ بالارادہ قسموں کو پورا کیا کرو۔ اللہ اس انداز سے اپنی آیات واضح کر کے تمہیں بتاتا ہے تاکہ تم اللہ کے قوانین کی پوری پوری اطاعت کر کے اپنی مضمر صلاحیتوں کی نشو ونما کر سکو۔ (89)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ

اے اہلِ ایمان! شراب، جوا (البقرۃ 2: 219)، بُتوں کے استھانوں پر جانوروں کی قربانی اور تیروں کے

تُفْلِحُوْنَ﴿۹۰﴾

ذریعے فال لینا(المآئدة3:5) یہ، انسان کو تباہی کی طرف لے جانے والے اور انسانی شرف، ذات کے نشوونما میں رکاوٹ پیدا کرنے والے جذباتی کام ہیں۔ ان سے اجتناب برتا کرو تاکہ تمہارے اعمال کی کھیتیاں پروان چڑھ جائیں۔ (90)



اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴿۹۱﴾

شیطان ---پست وسرکش جذباتِ انسانی تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ شراب اور جُوئے کے ذریعے تمہارے درمیان بغض اور عداوت ڈال دیں اور اللہ کے قوانین اور نظام کے قیام سے مانع ہو جائیں جس میں تمام افراد معاشرہ وحیٔ الٰہی کا اتباع کرتے چلے جائیں۔ تو کیا تم باز آجاؤ گے؟ (91)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴿۹۲﴾

سو، تم اللہ اور رسول ---- دینی مملکت ---- کی اطاعت کرتے رہو اور نافرمانی disobedience سے محتاط رہو۔ اگر تم نے اطاعت سے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فریضہ تو اللہ کے احکام کا واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔ اطاعت و نافرمانی کے لیے تم خود جواب دہ ہو گے۔ (92)



لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا
طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا ع 12 7 2
وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴿۹۳﴾ ع

جو لوگ دین کی اقدار پر ایمان لے آئے ہیں اور صلاحیت پرور کام کررہے ہیں، ان کا مواخذہ نہیں ہوگا جو وہ پہلے کھا پی چکے جب تک نہ وہ ایمان لائے تھے نہ تقوٰی شعار بنے تھے اور نہ صلاحیتوں کی نشوونما والے کام ہی کرتے تھے۔ وہ پھر صاحبِ ایمان ہوئے اور اللہ

کے قوانین سے ہم آہنگ ہو کر حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرنے لگے۔ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہیں وہ لوگ جو اپنی ذات میں توازن و اعتدال پیدا کرنے کے ساتھ معاشرے میں بھی حسن وتوازن قائم رکھتے ہیں۔ (93)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ
تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ
بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٤﴾

اے اہلِ ایمان! اللہ کے نزدیک اس شکار سے جو حدودِ حرم کے اندر تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی زد میں آجائے، تمہاری سیرت کی پرکھ ہو جائے گی اور دوسروں کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ کون، بن دیکھے، اس کے حکم کی خلاف ورزی کے باعث اُس سے ڈرتا ہے۔ جو اس تنبیہ کے بعد بھی حدود شکنی کرے گا تو اس کے لیے عظیم عذاب ہوگا۔ (94)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ
وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ
النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ
كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ
وَبَالَ اَمْرِهٖ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۭ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ
اللّٰهُ مِنْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾

اے اہلِ ایمان! جب تم حالتِ احرام میں ہو تو شکار مت مارو۔ اور تم میں سے جس نے دانستہ شکار مارا تو اس کا بدلہ ویسا ہی جانور ہے جیسا اس نے مارا۔ تم میں سے دو صاحبِ عدل آدمی، جانور کے ہم مثل ہونے کا فیصلہ کریں۔ یہ قربانی خانۂ کعبہ میں پہنچائی جائے یا مسکینوں کو کفّارہ کے طور پر کھانا کھلایا جائے یا اس کے برابر صوم رکھے جائیں جس کا تعیّن دو صاحبِ عدل آدمی کریں تاکہ وہ اپنے کیے کی سزا کا مزا چکھے۔ جو پہلے گزر چکا، اسے اللہ نے معاف فرما دیا۔ اور جس کسی نے اس بات کا اعادہ کیا تو اللہ اسے اس کے جرم کی

سزا دے گا۔ اللہ غالب ہے اور اپنے قوانین کے مطابق مرتّب ہونے والے نتائج پر مجرموں کو سزا دینے والا ہے۔ (95)

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٩٦

احرام کی حالت میں تمہارے لیے سمندری و دریائی شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا۔ یہ تمہارے، اور ساتھ چلنے والی جماعت، قافلہ کے لیے سامانِ پرورش ہے۔ البتہ جب تم احرام میں ہو تو تمہارے لیے خشکی کا شکار حرام ہے۔ اللہ کے احکام کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھا کرو جس کے پاس بالآخر، تمہیں جمع ہونا ہے۔ (96)

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ۗ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٩٧

اور کعبہ، مرکزِ انسانیّت (اٰلِ عمرٰن 96:3) اللہ نے تقدیس و احترام والا گھر اس مقصد کے لیے قرار دیا ہے تا کہ انسانیّت، وہاں قائم ہونے والے دین کے نظام کے توسّط سے Independently اور Self-sufficiently اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکے۔ جنگ کرنے سے ممنوع مہینوں کا احترام اور ان جانوروں کا بھی جو قربانی کے لیے لائے جائیں اور جن کے گلے میں اللہ کی نذر کردہ نشانی یعنی پٹا پڑا ہوا ہو، اس مقصد کی تکمیل کا ذریعہ ہیں۔ یہ ہدایات اس لیے ہیں تا کہ تم سمجھ سکو کہ اللہ، خارجی کائنات کے نظام اور زمین میں پھیلی ہوئی مخلوق کی ضروریات اور تقاضوں کو جانتا ہے اور اللہ تو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (97)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٩٨

یہ بات بھی سمجھ لو کہ اللہ سزا دینے میں سخت بھی ہے اور وہ

حسنِ عمل کے نتیجے میں حفاظت بھی دینے والا ہے اور انسانی شرف یعنی ذات کی نشوونما کا سامان عطا کرنے والا بھی۔ (98)

مَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا تَكۡتُمُوۡنَ ۝۹۹

رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذمےّ تو وحی کا نوعِ انسانی تک پہنچا دینا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم مخفی رکھتے ہو یا ظاہر کر دیتے ہو۔ (99)

قُلْ لَّا يَسۡتَوِى الۡخَبِيۡثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوۡ اَعۡجَبَكَ كَثۡرَةُ الۡخَبِيۡثِ‌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝۱۰۰ ع 13 7 3

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بتا دے کہ خبیث ---- زندگی کے وہ گھناؤنے، ناپسندیدہ اور ناگوار پہلو جو تخریبی نتائج پیدا کریں اور طیّب ---- وہ روشِ زندگی جو خوشگوار ہو اور نفسِ انسانی کی نشوونما میں معاون اور تعمیری نتائج کی حامل ہو، یہ دونو برابر نہیں ہو سکتے ہر چند کہ خبیث اشیا کی بہتات تجھے بھلی ہی لگتی ہو۔ سو، اے صاحبانِ عقل و بصیرت! اللہ کے قوانین کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا کرو تا کہ تم مصافِ زندگی میں کامیاب ہو جاؤ۔ (100)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَسۡـئَلُوۡا عَنۡ اَشۡيَآءَ اِنۡ تُبۡدَ لَـكُمۡ تَسُؤۡكُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ تَسۡـئَلُوۡا عَنۡهَا حِيۡنَ يُنَزَّلُ الۡقُرۡاٰنُ تُبۡدَ لَـكُمۡ‌ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهَا‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ۝۱۰۱

اے اہلِ ایمان! تم ایسے معاملات کا حل اُن کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے نہ پوچھنے لگ جایا کرو کہ بدلے ہوئے حالات میں اگر اُسے applicable نہ پاؤ تو زحمت میں پڑ جاؤ۔ اور اگر تم اُس وقت ایسی باتیں پوچھو جب قرآن نازل ہو رہا ہو تو وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ تنزیل سے قبل تمہاری طرف سے پوچھی گئی ایسی ہی باتوں سے اللہ تعالیٰ نے درگزر فرما دیا ہے۔ اور

اللہ تو بُردبار اور اصول اور قانون کے مطابق کام کرنے والا اور غلط اعمال کے مُضر اثرات سے حفاظت عطا کرنے والا ہے۔(101)

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝۱۰۲

تم سے پہلے ایک قوم، بنی اسرائیل نے اِسی نوع کے سوالات کیے تھے(البقرة2:108)۔لہٰذا، احکامات سامنے آنے پر وہ تعمیل سے انکار کرنے لگے۔(102)

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا
حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ
وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۳

اللہ نے نہ بحیرہ کا نام تجویز کیا ہے اور نہ سائبہ کا اور نہ وصیلہ کا نہ حام کا۔ یہ کفّار، جانوروں کے ان ناموں کی اختراع اللہ سے منسوب کرکے، کِذب سے کام لے رہے ہیں۔ان کی اکثریّت عقل وسمجھ سے کام نہیں لے رہی۔(103)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ
قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ
اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝۱۰۴

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی طرف سے جو نازل کیا گیا ہے اس کی طرف اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف آجاؤ تو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے وہی رَوِش زندگی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباء واجداد کو چلتے ہوئے پایا ہے، خواہ ان کے آباء نہ تو کسی بات کا علم رکھتے ہوں اور نہ وحی کی راہِ راست پر چلنے والے ہوں۔(104)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ
ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۰۵

اے اہلِ ایمان! تم پر تمہاری ذات کی نشوونما Development کی ذمّہ داری ہے۔ اگر تم وحی کے بتائے ہوئے راستے پر ہو تو جس نے وحی کا سیدھا راستہ کھو دیا ہو، وہ تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔تم

سب کو اللہ کے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آجانا ہے۔ وہ تم سب کو بتا دیتا ہے جو تم کرتے رہے تھے۔ (105)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ
غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ
الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ
اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ
شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾

اے اہلِ ایمان! جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچے تو وصیّت کے وقت تم میں سے دو صاحبِ عدل گواہ ہونے چاہئیں۔ یا اگر تم کو سرزمین میں حالتِ سفر میں موت آلے تو غیروں میں سے ہی دو گواہ لے لو۔ تم، دونو گواہوں کو صلوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روک لو۔ اگر تمہیں ان پر کوئی شبہ گزرے تو وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہم کسی معاوضے کے عوض بھی جھوٹی گواہی نہ دیں گے خواہ وہ ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم اللہ کی خاطر گواہی کو چھپائیں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم مجرموں میں سے ہو جائیں گے۔ (106)

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ
مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ
فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا
اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٧﴾

پھر اگر محسوس ہو کہ انہوں نے سچّی گواہی نہ دے کر اپنے آپ کو گناہ کا مستحق بنا لیا ہے تو جن کی حق تلفی ہوئی ہو، ان میں سے دو دوسرے گواہ پہلے گواہوں کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ان کی گواہی پہلے دو گواہوں کی نسبت برحق ہے اور ہم حق سے متجاوز نہیں ہوئے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم مجرم ٹھیریں گے۔ (107)

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا
اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ

اس سے امکان، اُمّید ہے کہ وہ حقائق کے مطابق شہادت دیں یا اس بات سے خوف محسوس کریں کہ

ع 14 8 4 وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ۠﴿۱۰۸﴾

دوسرے گواہوں کی شہادت کی قسموں سے ان کی گواہی کی قسم کی تردید ہو جائے گی۔ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو اور ان ہدایات کو سنو اور فہم و تدبّر سے کام لو۔ اللہ کے یہاں سے وہ لوگ وحی کی راہِ ہدایت نہیں پا سکتے جو دین کے نظام کے ڈسپلن کو توڑ کر باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (108)

يَوۡمَ يَجۡمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوۡلُ مَاذَاۤ اُجِبۡتُمۡ‌ؕ قَالُوۡا لَا عِلۡمَ لَنَا‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ﴿۱۰۹﴾

اللہ، ایک روز سب رسولوں کو جمع کرے گا اور پوچھے گا کہ تمہاری دعوت کا Response کیسا تھا اور کس حد تک انہوں نے لبیّک کہا (الاعراف 7:6) تو وہ عرض کریں گے کہ ہم تو ظاہری Response کو ہی جانتے ہیں، فی الحقیقت اُس دعوت پر دل کی رضامندی سے کس قدر عمل ہوا، ہمیں اس کا علم نہیں۔ بلا شبہ، غیب کے حقائق کا علم رکھنے والے تو آپ ہی ہیں۔ (109)

اِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ اذۡكُرۡ نِعۡمَتِىۡ عَلَيۡكَ وَعَلٰى
وَالِدَتِكَ‌ۘ اِذۡ اَيَّدْتُّكَ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ‌ قف تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى
الۡمَهۡدِ وَكَهۡلًا‌ ۚ وَاِذۡ عَلَّمۡتُكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَالتَّوۡرٰٮةَ
وَالۡاِنۡجِيۡلَ‌ ۚ وَاِذۡ تَخۡلُقُ مِنَ الطِّيۡنِ كَهَيۡــئَةِ الطَّيۡرِ بِاِذۡنِىۡ
فَتَنۡفُخُ فِيۡهَا فَتَكُوۡنُ طَيۡرًاۢ بِاِذۡنِىۡ‌ وَتُبۡرِئُ الۡاَكۡمَهَ
وَالۡاَبۡرَصَ بِاِذۡنِىۡ‌ ۚ وَاِذۡ تُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰى بِاِذۡنِىۡ‌ ۚ وَاِذۡ
وقف منزل كَفَفۡتُ بَنِىۡۤ اِسۡرَاۤءِيۡلَ عَنۡكَ اِذۡ جِئۡتَهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَقَالَ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۱۰﴾

جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ ابنِ مریم! علیہما السّلام یاد کرو میرے فضل اور احسان کو جو میں نے تجھے اور تیری والدہ پر کیے جب تجھے ایسی وحی سے تقویّت عطا فرمائی جو نفوسِ انسانیہ کو نقائص سے منزّہ بنا دینے کی موجب تھی (مقدّس)۔ تُو کم عمری میں باتیں کرتا تھا اور پختہ عمر میں بھی لوگوں سے دین کے اِبلاغ، communication کے سلسلے میں ہم کلام ہوتا تھا (اٰلِ عمران 46:3)۔ جب میں نے تجھے کتاب یعنی توریت اور انجیل کا علم دیا اور اُس کے ساتھ اس قانون کی غایت اور Rationale بھی

بتا دی۔اور جب تُو نے ان کے لیے اسی آب وگل کی
حیات سے ایسا نظامِ زندگی وضع کیا جس سے تربیّت کر
کے، میرے قوانین کے مطابق ،ان میں ایسی قوّتیں
اور توانائیاں پیدا کردیں اور انہیں خاک نشینی کی پست
حالت سے بلند کر کے فضا میں پر افشاں پرندوں کی
مانند، زندگی کی رفعتوں میں بال کشا کر دیا کہ وہ میرے
قوانین کے مطابق حیوانی سطحِ زندگی سے بلند ہوکر
انسانی سطح پر آ گئے اور تو نے میرے قوانین کے مطابق ،
ان کے جہالت کے اندھے پن اور شخصیتّوں کے شرک
کے کوڑھ کو دور کر دیا اور اس طرح ان کو، میرے قوانین
کے مطابق ،موت کی سی زندگی سے باہر نکالا (اٰلِ عمرٰن
49:3،الانعام 123:6)۔اور جب تُو بنی اسرائیل
کے پاس قوانین کے واضح دلائل لے کر آیا تو اُن میں
سے انکار کرنے والوں نے کہا کہ یہ تو صریح جھوٹ
ہے تو وہ تیری جان کے درپے ہو گئے مگر ہم نے تجھے اُن
کی دست درازیوں سے محفوظ رکھا۔(110)

وَاِذۡ اَوۡحَيۡتُ اِلَى الۡحَوَارِيّٖنَ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِىۡ وَبِرَسُوۡلِىۡ ۚ
قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَاشۡهَدۡ بِاَنَّنَا مُسۡلِمُوۡنَ ۝111

اور جب میں نے وحیٔ انجیل کی وساطت سے عیسیٰ علیہ
السّلام کے حواریوں کو حکم دیا کہ وہ مجھ پر اور میرے رسول
علیہ السّلام پر ایمان لائیں تو انہوں نے اقرار کیا کہ ہم
ایمان لائے اور آپ اس بات پر شاہد رہیں کہ ہم وحی
الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والے ہیں۔(111)

اِذۡ قَالَ الۡحَوَارِيُّوۡنَ يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ هَلۡ يَسۡتَطِيۡعُ رَبُّكَ

جب حواریوں نے عرض کی کہ اے عیسیٰ ابنِ مریم علیہما

اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾

السّلام ! کیا تیرا نشوونما دینے والا ایسا کر سکتا ہے کہ ہم کو آفاقی اقدار کے مطابق نظام کے ذریعے سامانِ زیست ملتا رہے۔ عیسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر تم وحی پر ایمان رکھو گے اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرو گے تو یقیناً ایسا ممکن ہے۔ (112)

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ
نصف قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿١١٣﴾

کہنے لگے کہ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ اس نظام کی وساطت سے سامانِ زیست حاصل کریں تاکہ ہمارے دل رزق کی فراہمی کی جانب سے مطمئن رہیں اور ہم جان لیں کہ تُو نے اس ضمن میں جو وعدہ فرمایا تھا، اسے اپنے عمل سے سچ کر دکھایا اور ہم اس صداقت کی شہادت دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ (113)

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً
مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً
مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٤﴾

عیسیٰ ابنِ مریم علیہما السّلام نے دعا کی کہ اے اللہ، ہمارے نشوونما دینے والے! کائناتی زندگی اور اس کے قانون کے مطابق ہمیں سامان زیست عطا فرما تاکہ یہ، تیرے دین پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں، اور بعد میں ایمان لانے والوں کے لیے وجہِ شادمانی ہو اور تیرے قانونِ ربوبیّت کی نشانی Symbol بن جائے۔ لہٰذا، ہمیں اس طرح نظام کی وساطت سے رزق عطا فرما کیوں کہ تو ہی بہترین انداز سے رزق عطا فرمانے والا ہے۔ (114)

ع 15 7 5
قَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ
فَاِنِّىْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٥﴾ ع

اللہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اُسی نظامِ ربوبیّت کے توسّط سے ہی رزق عطا کروں گا لیکن انہیں warn کر دے

کہ ان میں جو بھی ایمان لانے کے بعد اس نظامِ دین سے منکر ہو جائے گا تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ اہلِ جہان میں سے کسی کو بھی نہ دیا ہو۔ (115)

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝١١٦

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور جب اللہ نے دریافت فرمایا کہ اے عیسیٰ ابنِ مریم علیہما السّلام! کیا تُو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو الٰہ سمجھو۔ عیسیٰ علیہ السّلام نے جواب میں عرض کیا کہ تُو تو اِس نَوع کے تصوّراتِ شرک سے بلند ہے۔ میری کیا مجال کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں پہنچتا۔ اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو تجھے تو اس کا علم ہوگا۔ تجھے تو علم ہوتا ہے جو میرے دل میں ہوتا ہے البتہ میں نہیں جانتا جو تیرے احاطۂ علم میں ہے۔ یقیناً تُو تو اُن حقائق کا علم بھی رکھتا ہے جو ہمارے سامنے نہیں ہوتے۔ (116)

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝١١٧

جس بات کا تُو نے مجھے حکم دیا تھا میں نے انہیں اس کے سوا، کوئی بات نہیں کہی کہ اللہ کی محکومیّت اختیار کرو جو میرا بھی نشو ونما دینے والا ہے اور تم سب کا بھی۔ جب تک میں اُن کے درمیان رہا ان کا نگران رہا، البتہ جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو تُو اُن کا نگران تھا۔ اور تُو ہر شے کا نگران ہے۔ (117)

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١١٨

یہ تیرے بندے ہیں۔ اگر جرم وار ہیں تو ان کو آپ کی طرف سے سزا ملے گی اور اگر تُو ان سے درگزر فرمائے تو تجھے ہر چیز پر غلبہ حاصل ہے جو حکمت پر مبنی

ہے۔(118)

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ١١٩

اللہ نے فرمایا کہ آج کے دن جو دعویٰ ایمان اور عمل میں سچے ہیں اُن کو اُن کے دل و زبان کی ہم آہنگی فائدہ بخش ہوگی۔ ان کے لیے خزاں نا آشنا ایسے سدابہار جنّت کے باغات ہیں جن کے زیرِ زمین سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی سعی و جُہد، اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ Corresponding رہی اور اللہ نے ان کی محنت کو ثمرات و برکات سے ہم کنار کر دیا۔ یہ عظیم کامیابی (Achievement) ہے۔(119)

16 لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي
ع 5 6 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ١٢٠

کیوں نہ ہو، ارض و سما یعنی کائنات اور جو کچھ اس میں ہے، اللہ کے تابع اقتدار اور اسی کے پروگرام کی خاطر سرگرمِ عمل ہے تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے کا صلہ مل جائے (الجاثیۃ 22:45)۔ اس نے ہر شے کے لیے قوانین بنادیے ہیں جن پر اس کا پورا پورا کنٹرول ہے۔(120)

آیاتھا ١٦٥ (٦) سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ رکوعاتھا ٢٠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ
الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ڛ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ١

سزاوارِ حمد و ستائش Appreciation ہے وہ اللہ جو زمین اور فضائی کُرّوں کو، اور روشنی اور تاریکی کو وجود میں لایا۔ پھر بھی ان حقائق سے انکار کرنے والے

اوروں کو قوّتوں میں اپنے ربّ کا ہمسر ٹھیراتے ہیں۔ (1)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۭ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝٢

اُسی اللہ نے تمہاری تخلیق مٹّی سے کی (المؤمنون 12:23 ،اَلسَّجدۃ 7:32 ،الصّٰفّٰت 11:37 ،صٓ 71:38)اورتمہاری حیات کی ایک مدّت ٹھیرا دی۔ اس مدّت کا تعیّن Determination اس کے قانون کے مطابق ہی ہوتا ہے(اٰلِ عمرٰن 145:3 ، الفاطر 11:35)۔تم پھر بھی بحث جھگڑے میں پڑے رہتے ہو۔ (2)

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝٣

اور اسی اللہ کا قانون کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں کارفرما ہے(الزّخرف 85:43)۔تمہارے ظاہر اور چھپے ہوئے اسرار کو جانتا ہے اور اُن کاموں کو بھی جوتم کرتے رہتے ہو۔ (3)

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝٤

اِن منکرین کے پاس ان کے ربّ کی طرف سے کوئی قانون ایسا نہیں آیا جس سے اُنہوں نے منہ نہ پھیرا ہو۔ (4)

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗـؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٥

لہٰذا، جب حق یعنی وحی ان کے پاس آئی تو انہوں نے منہ ہی نہیں پھیرا، اُسے جھٹلایا۔جس انجام کا وہ تمسخر اُڑایا کرتے تھے،عنقریب اُس کی خبر اِن تک پہنچ جائے گی۔ (5)

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ عَلَيْهِمْ

کیا یہ منکرین غورنہیں کرتے کہ ان سے پہلے کئی قومیں ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق مٹ گئیں جنہیں ہم

مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ
بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝٦

نے مملکت میں ایسا شکوہ واقتدار دیا تھا کہ تمہیں بھی نہیں دیا۔ اور ہم نے فراوانی سے ان کے لیے بارشیں برسائیں اور نیچے دریا بہا دیے۔ پھر ان کے جرائم کے باعث ، انہیں بھی نیست و نابوُد کر دیا اور ان کے بعد دوسری قوم کو پیدا کر کے پروان چڑھایا۔ (6)

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ
لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧

اے رسول !صلّی اللہ علیہ وسلّم ! اگر ہم تجھ پر کاغذ پر لکھی لکھائی کتاب بھی نازل کر دیتے جس کو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے ، حقائق سے انکار کرنے والے پھر بھی یہی کہتے کہ یہ صریحاً فریب ہے۔ (7)

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ
الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝٨

یہ کہتے ہیں کہ اس نبی پر فرشتہ کیوں نہیں اترا۔ اور اگر ہم ان کے جرائم کے پیشِ نظر ان کو ہلاک کرنے کے لیے فرشتہ کو اتارتے تو ان کا قصّہ ہی پاک ہو گیا ہوتا اور انہیں ذرا بھی مہلت نہ ملتی (النّحل 33:16)۔ (8)

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا
يَلْبِسُوْنَ ۝٩

اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھیجتے تو ہم اسے بھی انسانی پیکر میں بھیجتے تو یہ ذہنی التباس میں پڑ جاتے جس طرح یہ اب پڑے ہوئے ہیں۔ (9)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ ع 1 10 7
سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! تجھ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا جاتا رہا ہے۔ ان میں سے جو لوگ تمسخر اڑایا کرتے تھے انہیں اسی تباہی نے آن گھیرا جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ (10)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١

اے رسول ! ان سے کہہ دے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ اللہ کے پیغام کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام

ہوا۔ (11)

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ
عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا
رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢

ان سے پوچھو کہ ارض وسما--- کائنات میں اقتدار کس کا ہے؟ تُو ہی بتا دے کہ اللہ کا (العنکبوت 61:29)۔ اس نے رحمت---- سامانِ نشو ونما کا بہم پہنچانا اپنے اوپر واجب قرار دے رکھا ہے (الانعام 54:6)۔ وہ تم سب کو مرنے پر فوراً نتائجِ اعمال سامنے لانے کے لیے اُٹھائے جانے کے وقت اکٹھا کر لیتا ہے جس کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن جنھوں نے اپنی ذات کی نشو ونما کا نقصان کر لیا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (12)

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٣

ان شب وروز میں جو چیز بھی موجود ہے exist کرتی ہے، وہ اللہ کے تابع فرمان ہے۔ اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔ (13)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ
مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٤

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ کیا میں اللہ کے سوا جو کائنات کی ابتداً تخلیق کرنے والا ہے کسی اور کو دوست کا رساز بنالوں (الانعام 165:6)۔ وہ اس پر کامل کنٹرول رکھتا ہے اور اُس کے اقتدار پر کسی کا کنٹرول نہیں۔ انہیں بتادے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے اپنی ذات کو اللہ کے آگے Surrender کردوں اور اُس کی حاکمیّت میں کسی کو شریک نہ کروں (الانعام 164:6)۔ (14)

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝١٥

انہیں بتادے کہ اگر میں اپنے نشو ونما دینے والے کی

نافرمانی کروں تو میں یومِ عظیم کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔(15)

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾

اُس دن جس کسی کو عذاب سے محفوظ رکھا گیا تو گویا اللہ نے اس پر رحمت فرمائی اور یہ ایک واضح کامیابی Achievement ہے۔(16)

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

اے انسان! اگر تجھے اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے کوئی تکلیف پہنچے تو سوائے اللہ کے، اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر تجھے فضل و کرم سے نوازے تو اللہ کو ہر چیز پر کنٹرول حاصل ہے۔(17)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾

اُسی کا قانون اس کے بندوں پر غالب ہے۔ وہ ہر شے کو صحیح اندازے اور تناسب کے مطابق پیدا کرنے اور قانون کے مطابق کائنات کو ٹھیک راستے پر چلانے والا ہے اور سارے نظام سے باخبر بھی ہے۔(18)

قُلْ اَىُّ شَىْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ۚ وَاُوْحِىَ اِلَىَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِىْ بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ ان حقائق کی صداقت کے لیے کس کی شہادت معتبر ہو سکتی ہے۔ ان کو بتاؤ کہ صرف اللہ کی۔ وہ میرے اور تم سب کے درمیان فیصلہ کن نگران ہے۔ یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کی وساطت سے تمہیں، اور جن تک یہ پہنچے، غلط رَوِشِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر دوں۔ کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی صاحبِ اقتدار ہستی ہے؟ ان پر واضح کر دے کہ میں تو اس بات کی شہادت نہ دوں

گا۔ بتا دے کہ بلا شبہ وہی الٰہِ واحد ہے اور میں تمہارے شرک سے لاتعلّق اور بیزار ہوں۔ (19)

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ
أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾

یہ لوگ یہود و نصارٰی، جنھیں ہم نے کتاب دی ہے، اُسے پہچانتے ہیں جس طرح یہ اپنے ابنائے قوم کو جانتے پہچانتے ہیں (البقرۃ 2:146)۔ جو لوگ حق سے منہ موڑ کر ذات کا نقصان کر بیٹھے ہوں وہ ایمان نہیں لانے کے۔ (20)

2 ع 10 8

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ
بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾

اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات پر ظلم ڈھانے والا اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ سے جھوٹ منسوب کرے یا اس کی آیات کو بھی جھٹلائے۔ اپنی ذات پر خود ہی ظلم ڈھانے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ (21)

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ
شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢٢﴾

جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کرتے ہیں، پھر مشرکوں سے پوچھتے ہیں کہ کہاں ہیں تمہارے وہ شرکاء جنہیں تم اپنا ضامن اور کفیل سمجھتے تھے۔ (22)

ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا
مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾

تب ان کی معذرت اس کے سوائے اور کوئی نہیں ہوتی کہ کہیں، قسم ہے اللہ کی جو ہمارا نشو و نما دینے والا ہے، ہم شرک نہیں کیا کرتے تھے۔ (23)

انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا
يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾

اے مخاطب! ملاحظہ کرو کس طرح اپنے ہی خلاف جھوٹ بول رہے ہیں۔ جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے، وہ سب غائب ہوگیا۔ (24)

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً
أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان میں سے بعض بظاہر تیری تبلیغ پر کان لگائے رہتے ہیں (یونس 10:42)۔

بِهَا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡكَ يُجَادِلُوۡنَكَ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۲۵﴾

حال آں کہ ہمارے قانونِ مکافات کے باعث ان کے دلوں پر غلاف پڑ چکے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں کی سماعت جاتی رہی ہے (حٰمٓ السّجدة 5:41) کہ سُنی اَن سُنی کرتے رہیں۔ اگر یہ دین کی صداقت کی تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں پھر بھی ان پر ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ یہ تیرے پاس آتے ہیں اور بحث وتکرار کرنے لگتے ہیں۔ یہ کافر کہتے ہیں کہ یہ تو صرف پہلے لوگوں کے قصّے کہانیاں ہیں۔ (25)

وَهُمۡ يَنۡهَوۡنَ عَنۡهُ وَيَنۡـــَٔوۡنَ عَنۡهُ‌ ۚ وَاِنۡ يُّهۡلِكُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۶﴾

حقیقت یہ ہے کہ یہ دوسروں کو بھی تیری دعوت کی طرف آنے سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں۔ یہ صرف اپنے آپ کو ہی ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اس بات کو شعوری سطح پر سمجھ نہیں رہے۔ (26)

وَلَوۡ تَرٰۤى اِذۡ وُقِفُوۡا عَلَى النَّارِ فَقَالُوۡا يٰلَيۡتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۲۷﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر تو وہ منظر تصوّر میں لائے کہ جب انہیں جہنّم کے کنارے ٹھہرایا جاتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ اے کاش! ہم واپس دنیا میں لوٹا دیے جائیں تو ہم اپنے ربّ کی آیات کی تکذیب نہیں کریں گے اور ہم مومنین میں سے ہو جائیں گے۔ (27)

بَلۡ بَدَا لَهُمۡ مَّا كَانُوۡا يُخۡفُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ‌ ؕ وَلَوۡ رُدُّوۡا لَعَادُوۡا لِمَا نُهُوۡا عَنۡهُ وَاِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۲۸﴾

بلکہ اصل یہ ہے کہ جن باتوں کو یہ پہلے چھپایا کرتے تھے، ان کے نتائج ظاہر ہو کر سامنے آگئے ہیں۔ اگر یہ دنیا میں لوٹا دیے جائیں تو یہ پھر وہی کام کرنے لگیں گے جن سے منع کیا جاتا تھا۔ یہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ (28)

وَقَالُوۡۤا اِنۡ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا وَمَا نَحۡنُ بِمَبۡعُوۡثِيۡنَ ﴿۲۹﴾

اور کہتے ہیں کہ زندگی تو صرف دنیاوی زندگی ہی

ہے اور ہم مر کر پھر زندہ کر کے نہیں اٹھائے جائیں گے۔ (29)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا
بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا ع 3 10 9
كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۰ ع

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر تُو تصوّر کرے جب یہ اپنے ربّ کے سامنے کھڑے کیے جاتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے کہ زندگی کا تسلسل اور تمہارا، مکافاتِ عمل کے لیے دوبارہ زندہ کیا جانا ایک حقیقت ثابتہ ہے یا نہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ ہاں، ہمارے ربّ کی قسم! یہ سچ ہے۔ ان سے کہا جاتا ہے تو پھر اپنے کفر کے بدلے میں اس عذاب کا مزہ چکھو۔ (30)

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ
السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ
يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝۳۱

اُن لوگوں نے اپنا نقصان کرلیا جنھوں نے اللہ کے یہاں جواب دہی accountability کو جھٹلایا یہاں تک کہ مرنے پر فوراً یک بارگی اُن پر ظہورِ نتائج کی گھڑی آن پہنچی تو کہنے لگے کہ افسوس ہم پر کہ ہم نے یہ سمجھنے میں کوتاہی کی کہ ایک دن اعمال کے لیے جواب دہ ہونا ہے۔ وہ اپنی پُشتوں پر بداعمالیوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ ذرا تصور کرو کتنا بُرا بوجھ ہے جو اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ (31)

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۳۲

دنیا کی زندگی تو ایک کھیل play and idle sport ہے کہ اصل مقاصدِ حیات سے توجّہ کو ہٹا دینے والی ہے۔ جو لوگ اللہ کے قوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھتے ہیں، اُن کے لیے آخرت کا گھر بدرجہا بہتر far better ہے (العنکبوت 64:29)۔ یہ سمجھتے کیوں

نہیں۔ (32)

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! ہم خوب جانتے ہیں کہ ان لوگوں کا یہ کہنا کہ زندگی صرف یہی دنیاوی زندگی ہے ، تجھے تأسّف زدہ کر دیتا ہے۔ یہ لوگ تیری رسالت کو نہیں جھٹلا رہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سرکش لوگ اللہ کی آیات کا دانستہ انکار کر رہے ہیں۔ (33)

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! یقیناً تجھ سے پہلے بھی رسولوں کی تعلیم کو جھٹلایا گیا تو وہ اذیّت دہی اور تکذیب کے باوجود ثابت قدمی سے اپنے مشن کے لیے سرگرم عمل رہے یہاں تک کہ ان کے لیے ہماری نصرت آ پہنچی۔ اس طرح مدد کرنا ہمارا قانون ہے۔ ہمارے قوانین کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ مرسلین کے حالات و واقعات تیرے پاس پہنچ رہے ہیں۔ (34)



وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾

النصف

ان کی رُوگردانی تجھ پر شاق گزرتی ہے، تو اگر تیرے مقدور میں ہو تو زمین میں سرنگ یا آسمان پر سیڑھی لگا کر چڑھ جائے اور اُن کے لیے اپنی رسالت کی صداقت کی نشانی بھی لے آئے تو بھی یہ ایمان نہیں لانے کے (بنیٓ اسرآئیل 93:17)۔ اگر اللہ کی مشیّت ایسی ہوتی تو وہ ان سب کو ہدایت کے ایک مرکز پر جمع کر دیتا (یونس 99:10)، مگر وہ جبراً ایسا نہیں کرتا۔ لہٰذا ، تُو حقیقت ناشناس لوگوں میں سے نہ ہو جانا۔ (35)

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ

جو دل کے کانوں سے سنتے ہیں وہی بات کو قبول کر کے

وقف غفران وقف منزل عندالبعض علی یسمعون

ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝۳۶

follow کرتے ہیں۔ جو محسوس کرنے کی صلاحیّت و قوّت ہی کھو بیٹھیں اور مُردوں جیسے ہو جائیں انہیں صرف اللہ کا قانونِ مکافات ہی بے حسی کی نیند سے بیدار کر سکتا ہے۔ آخرالامر، انہیں اللہ کے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹنا ہوتا ہے۔ (36)

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ
عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰـكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۷

یہ کہتے ہیں کہ اِس پر اِس کے نشوونما دینے والے کی طرف سے اس کی رسالت کی صداقت کی کوئی معجزہ نشانی کیوں نہیں اتری۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ بے شک اللہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ معجزہ نشانی اتارے۔ یہ اس کی مشیّت نہیں کہ وہ معجزوں سے صداقتِ وحی کو منوائے۔ لیکن ان میں سے اکثر بات کو سمجھ نہیں رہے۔ (37)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ
اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى
رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝۳۸

زمین پر چلنے پھرنے والے جانور اور دو پروں سے اڑنے والے پرندے خِلقت کے اعتبار سے تمہاری ہی طرح کے گروہ Communities ہیں They live their life instinctly ۔ہم نے کتابِ فطرت میں کسی شے کے اندراج میں صرفِ نظر نہیں کیا مگر بنی نوعِ انسان ،صاحبِ اختیار وارادہ ہونے کی جہت سے اپنے نشوونما دینے والے کے یہاں accnountibility کے لیے اکٹھے کیے جاتے ہیں۔ (38)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ

اور جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں وہ اپنی

يَّشَاِ اللّٰهُ يُضۡلِلۡهُ ؕ وَمَنۡ يَّشَاۡ يَجۡعَلۡهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۳۹﴾

پیدا کردہ توہّم پرستیوں اور غلط اندیشیوں کی تاریکیوں میں گونگوں اور بہروں کی طرح سرگرداں رہتے ہیں کہ نہ سننے کی صلاحیت باقی رہتی ہے اور نہ اظہار کی۔ جو خود سیدھی راہ سے ہٹنا چاہے تو اللہ کا قانونِ مکافات اسے راہ گم کردہ چھوڑ دیتا ہے۔ اور جو سیدھے راستے پر آنا چاہے، اُسے سیدھے اور توازن بدوش راستے پر ڈال دیتا ہے۔ (39)

قُلۡ اَرَءَيۡتَكُمۡ اِنۡ اَتٰٮكُمۡ عَذَابُ اللّٰهِ اَوۡ اَتَتۡكُمُ السَّاعَةُ اَغَيۡرَ اللّٰهِ تَدۡعُوۡنَ‌ۚ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۰﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ تم نے کبھی سوچا ہے کہ اگر تمہیں اللہ کا عذاب آپڑے یا حق و باطل کے فیصلہ کن تصادم کا سامنا ہو جائے تو، اگر تم اپنے اعتقادات میں سچّے ہو تو کیا اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو مدد کے لیے پکارو گے؟ (40)

ع 4 11 10
بَلۡ اِيَّاهُ تَدۡعُوۡنَ فَيَكۡشِفُ مَا تَدۡعُوۡنَ اِلَيۡهِ اِنۡ شَآءَ وَتَنۡسَوۡنَ مَا تُشۡرِكُوۡنَ ﴿۴۱﴾ ع

بلکہ تم صرف اُسی ہی کو پکارو گے۔ تو جس مصیبت میں تم مدد کے لیے پکارتے ہو اگر اللہ کی مشیّت میں ہو تو وہی اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔ اس وقت تم جن کو اللہ کا شریک ٹھیراتے ہو، ان کو بھول جاتے ہو۔ (41)

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَاَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمۡ يَتَضَرَّعُوۡنَ ﴿۴۲﴾

ہم نے اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے پہلی اُمّتوں کی طرف رسول بھیجے پھر ان کی بداعمالیوں کے پیشِ نظر، ہمارے قانونِ مکافات نے ان کو مصائب اور معیشت کی تنگی کے عذاب میں ماخوذ کرلیا تاکہ انہیں احساس ہو اور وہ دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ اپنی ذات کی نشو ونما اور ربوبیّت کے لیے اللہ کے قوانین کی

اطاعت کریں۔ (42)

فَلَوْلَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

جب انہیں ہماری طرف سے معیشت کی تنگی کا عذاب آن پہنچا تو انہوں نے ہمارے قانون کی اطاعت کیوں نہ کی؟ بلکہ الٹا ان کے دل اور سخت ہو گئے اور ان کے سرکش جذبات نے اُن کے اُن کاموں کو خوش نما بنا کر دکھایا جو وہ کرتے تھے۔ (43)

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾

جن امور کی نصیحت اُنہیں کی گئی تھی، جب انہوں نے اسے فراموش کر دیا تو ہم نے ڈھیل دیتے ہوئے ان پر ہر چیز کی فراوانی اور سامانِ زیست کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ دیے گئے رزقِ فراواں کے باعث عیش کوشیوں میں پڑے ہوئے تھے تو ہمارے قانونِ مکافات نے یکبارگی، اچانک ان کی گرفت کی (اَلنّحل 16:112)۔ پھر وہ مایوس ہو کر رہ گئے۔ (44)

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾

سو، اللہ کے قوانین سے سرکشی برتنے اور دوسروں کے حقوق غصب کرنے والی قوم کی جڑ کٹ گئی اور اُس قوم کا آخری فرد تک ہلاک ہو گیا اور حمدیّت تو اُس اللہ کو سزاوار ہے جو ظلم کی بیخ کنی ہی نہیں کرتا، اقوامِ عالم کی ربوبیّت کا بھی ضامن ہے۔ (45)

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ هُمْ یَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھو کیا تم نے کبھی سوچا کہ اگر اللہ تمہاری سننے اور دیکھنے کی صلاحیّت سلب کر لے اور تمہارے دلوں کو مہر بند کر دے تو اللہ

کے سوا اور کون اِلٰہ ہے جو تمہیں یہ صلاحیتیں واپس دلا دے۔ دیکھو! ہم کس طرح آیات کو مختلف پہلوؤں سے پھیر پھیر کر ان کے سامنے لاتے ہیں تا کہ یہ سمجھ سکیں لیکن یہ پھر بھی اعراض برت رہے ہیں۔ (46)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً
هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾

ان سے پوچھو کہ ذرا تصوّر کرو کہ اگر اللہ کا عذاب اچانک یا کھلم کھلا Openly تمہیں آ لے، تو مجرموں کے سوا کون ہلاک ہوگا؟ (47)

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ
اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾

ہم نے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجا کہ وہ اعمالِ صالحہ کے لیے سرفرازیوں کی بشارت دیں اور غلط طرزِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے Warn کر دیں۔ لہٰذا، جو وحی پر مبنی نظامِ حیات پر ایمان رکھیں اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے رہیں تو انہیں نہ کوئی خوف ہوگا نہ حزن۔ (48)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، انہیں سزا مل کر رہی کیوں کہ وہ دین کے ڈسپلن کے Pattern سے باہر نکل جاتے تھے۔ (49)

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۗ قُلْ ع 5 9
هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۗ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾ 11

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم) ان پر واضح کر دے کہ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ مجھے غیب کی باتوں کا علم ہے اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اسی کا اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ ان سے پوچھ کہ کیا بصیرت کا اندھا اور صاحبِ بصیرت

برابر ہو سکتے ہیں؟ تو تم ان باتوں پر غور و تفکّر کیوں نہیں کرتے؟ (50)

وَاَنۡذِرۡ بِهِ الَّذِيۡنَ يَخَافُوۡنَ اَنۡ يُّحۡشَرُوۡۤا اِلٰى رَبِّهِمۡ لَيۡسَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيۡعٌ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ۝٥١

اس قرآن کے ذریعے، ان لوگوں کو جنہیں یہ بات خوف زدہ کر دیتی ہے کہ ایک دن وہ اپنے رب کے یہاں مکافاتِ عمل کے لیے جمع کیے جائیں گے، اس قرآن حکیم کی خلاف ورزی کے بھیانک نتائج سے Warn کر دے کہ اُن کا اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ سفارشی تاکہ یہ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر تخریبی عناصر کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رہیں۔ (51)

وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ‌ؕ مَا عَلَيۡكَ مِنۡ حِسَابِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ وَّمَا مِنۡ حِسَابِكَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَتَطۡرُدَهُمۡ فَتَكُوۡنَ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝٥٢

جو لوگ صبح شام اپنے ربّ کو پکارتے ہیں، اس کے احکام و قوانین کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں، تو ان کو نادار اور کمتر Social Status کے حامل سمجھ کر اپنے سے دور نہ کرنا۔ یہ تو اُس مقصود، اُس منزل کے طلب گار ہیں جو اللہ نے انسانوں کے لیے مقرّر فرمائی ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ لے جانا چاہتے ہیں۔ تُو فکر مند نہ ہو۔ نہ ان کا کسی معاملے میں حساب تجھ پر ہے اور نہ تیرا بھی کسی امر میں حساب ان کے ذمّے ہے۔ اگر تُو ان کو کمتر سمجھتے ہوئے اپنے سے دور رکھے گا تو تیری طرف سے یہ ناانصافی ہوگی (ھود 11:27، 30، الکھف 28:18، الشّعراء 111:26، 114، عَبس 80:8، 11)۔ (52)

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لِّيَـقُوۡلُوۡۤا اَهٰٓؤُلَۤاءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِنَا‌ ؕ اَلَـيۡسَ اللّٰهُ بِاَعۡلَمَ بِالشّٰكِرِيۡنَ ۝٥٣

یوں، ہم بعض کی بعض کے ذریعے سے ان کی اصلیّت و حقیقی سیرت سامنے لاتے رہتے ہیں تاکہ صاحبِ

ثروت لوگ ناداروں کے متعلّق اعتراف کریں کہ کیا یہی ہیں وہ افراد جنہیں ہم میں سے ترجیح دے کر اللہ نے ان پر فضل واحسان کیا ہے؟ ان سے پوچھو کیا اللہ کو ایسے لوگوں کا علم نہیں جو اس کے قوانین کی پوری پوری اطاعت کرتے ہوئے اپنی مضمر صلاحیتوں کی نشوونما کرنے والے ہیں۔ (53)

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًاۢ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جب تیرے پاس ہماری آیات پر ایمان رکھنے والے آئیں تو ان سے اچھے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہو کہ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ---- تم امن وسلامتی میں رہو؛ تمہاری صلاحیتوں کی پوری پوری نشوونما ہو جائے؛ خود بھی امن سے رہو اور دنیا میں بھی امن وسلامتی قائم رکھنے کے موجب بنے رہو۔ تمہارے نشوونما دینے والے نے بھی رحمت فرمانا اپنے اوپر واجب قرار دے رکھا ہے (الانعام 12:6)۔ تم میں سے جو بھی جہالت اور لاعلمی سے غلط کام کا ارتکاب کر بیٹھے پھر توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے تو یقیناً اللہ، تخریبی عناصر کے مُضر اثرات کو مٹانے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (54)

ع 6 5 12 وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع

اس انداز سے ہم اپنی آیات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ مجرمین کی رَوِش زندگی متمیّز ہو کر سامنے آجائے۔ (55)

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کر دے کہ اللہ

اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝۵۶

کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو تم مدد کے لیے پکارتے ہو، مجھے ان کی محکومیّت سے منع کیا گیا ہے۔ ان سے یہ بھی کہہ دے کہ میں تمہاری خواہشات اور جذبات کے پیچھے نہ چلوں گا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو میں صحیح راستے سے ہٹ جاؤں گا اور وحی کی ہدایت پانے والوں میں سے نہ رہوں گا۔ (56)

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝۵۷

انہیں بتا دے کہ میں اپنے نشوونما دینے والے کے واضح قرآنی حقائق پر ہوں اور تم ہو کہ ان کی تکذیب کرتے ہو۔ جس تباہی سے متعلّق کہتے ہو کہ اسے جلدی لے آؤ تو اس کا لانا میرے مقدور میں نہیں۔ اس کا فیصلہ تو سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ وہ حق ہی بیان فرماتا ہے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ (57)

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝۵۸

ان پر واضح کر دے کہ اگر اس تباہی کا لانا جس کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو میرے اختیار میں ہوتا تو تمہارے اور میرے درمیان اس قضیّے کا قصّہ کبھی کا تمام ہو چکا ہوتا۔ سرکش اور قانون شکن لوگوں کو اللہ خوب جانتا ہے۔ (58)

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝۵۹

اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ اس کا علم سوائے اس کے، کسی کو نہیں۔ وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی پر ہے اور جو کچھ سمندر میں ہے۔ اور کوئی پتّہ بھی شاخ سے گرتا ہے تو اس کو علم ہوتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور کوئی

روئیدگی، سر سبز اور خشک ایسی نہیں جس کے لیے کائناتی قوانین کے ضابطہ میں قانون موجود نہ ہو۔ (59)

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ
ع 7 5 13 ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ
ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾

وہی ہے جو جانتا ہے جو تم دن کے وقت کسبِ معاش کے سلسلے میں کرتے ہو اور رات کے دوران، نیند میں، تمہاری قوّتِ ارادی کو معطّل کر دیتا ہے۔ پھر تمہیں نیند سے بیدار کر دیتا ہے تا کہ تمہاری مدّتِ حیات تکمیل کو پہنچتی رہے (الزّمر 42:39)۔ آخر الامر، تم سب کو مراجعت کر کے اسی کے قانونِ مکافاتِ عمل کی طرف جانا ہوتا ہے۔ وہ پھر تمہیں بتا دیتا ہے جو عمل تم کرتے رہے تھے۔ (60)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ؕ
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا
یُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور اس کا قانون اس کے بندوں پر غالب ہے۔ وہ تم سب پر، تمہارے اعمال کے نگران مقرر رکھتا ہے (الطّارق 4:86) یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی مدّتِ حیات پوری ہو جاتی ہے تو ہمارے فرستادے، فرشتے اسے وفات دے دیتے ہیں اور وہ اس کام میں کوتاہی نہیں کرتے۔ (61)

ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ
اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ ﴿۶۲﴾

سب لوگ اللہ کے سامنے، جو ان کا رفیق و کارسازِ حقیقی ہے، accountability کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ بھی تمہارے علم میں رہے کہ حتمی حکم و فیصلہ اسی کا ہوتا ہے اور وہ جلد احتساب کا عمل شروع کر دیتا ہے۔ (62)

قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ اس وقت

تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾

تمہیں کون نجات دیتا ہے جب زمین اور سمندر کے مصائب میں تم دبی آواز میں دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ گڑگڑا کر اللہ کو مدد کے لیے پکار رہے ہوتے ہو اور کہہ رہے ہوتے ہو کہ اگر ہمیں ان مشکلات سے اللہ بچالے تو ہم اس کے قوانین کی پوری پوری اطاعت کرتے ہوئے اس کے شکر گزار رہیں گے۔ (63)

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾

انہیں بتادے کہ اللہ ہی تمہیں مشکلات اور غم کی ہر شدّت سے نجات دیتا ہے۔تم پھر بھی اپنے مزعومہ نجات دہندوں کو اس کا ہمسر سمجھنے لگتے ہو۔ (64)

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾

ان پر واضح کردے کہ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر فضا سے یا تمہارے نیچے سے عذاب بھیج دے یا گروہوں کے افراد ایک دوسرے سے conflict میں آجائیں اور یوں باہمی تصادمات سے ایک گروہ کے توسّط سے دوسرے گروہ کو باہمی تصادم کے شدائد کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو! ہم کس طرح آیات کو پھیر پھیر کر لاتے ہیں تاکہ یہ سمجھ سکیں۔ (65)

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ ﴿٦٦﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم) تیری قوم کے افراد اس قرآن کو جھٹلا رہے ہیں حال آں کہ یہ حق ہے۔انہیں متنبّہ کردے کہ اگر تم ایسا ہی کروگے تو میں تمہارا کفیل یا ذمّہ دار نہیں ہوں۔ (66)

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾

ہر واقعہ Event کا ایک Destination, ultimate end ہوتا ہے جہاں پہنچ کر اس کا، ساتھ

کے ساتھ مرتّب ہونے والا نتیجہ سامنے آجاتا ہے۔ تم اپنی تکذیب کا نتیجہ بھی عنقریب جان لوگے۔ (67)

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٦٨﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر ان کفّار کو ہماری آیات کے ضمن میں لغویات اور یاوہ گوئیوں میں الجھے ہوئے دیکھے تو ان سے کنارہ کش ہو جا حتّٰی کہ وہ دوسری باتوں میں مشغول ہو جائیں (النِّساء 4:140)۔ اور اگر تو جذباتِ انسانی کی رَو میں یہ بات بھول جائے تو یاد آنے پر ان سرکش اور قانون شکن لوگوں کے پاس نہ بیٹھ۔ (68)

وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَلَٰكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٦٩﴾

تقوٰی شعار لوگوں پر ان لغویات میں مشغول کفّار کے حساب کی کوئی ذمّہ داری نہیں۔ البتہ، نصیحت و یاددہانی کرانا ہے۔ ہوسکتا ہے وہ بھی زندگی کی اِس غلط رَوِش سے محتاط ہو جائیں۔ (69)

وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِ أَن تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾



ع 8 10 14

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور بے مقصد مشغلہ بنا رکھا ہے اور جنہیں اس دنیوی زندگی نے غلط اُمّیدوں کے ساتھ دھوکے میں ڈالا ہوا ہے، ان سے الگ رہ، البتہ انہیں قرآن کے ابدی قوانین پیش کرتا رہ ایسا نہ ہو کوئی فرد اپنے غلط اعمال کے باعث، وحیٔ الٰہی کی تعلیم کے ثمرات سے محروم رہ کر ہلاکت میں پڑ جائے۔ اس کا اللہ کے سوا، کوئی مددگار اور سفارشی نہیں ہوتا۔ اگر وہ اپنی نجات کے لیے ہر طرح کا معاوضہ بھی دینا چاہے تو اس سے قبول نہیں کیا جاتا۔ ایسے ہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے

اعمال کے باعث، اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لیا۔ ان کے لیے سخت گرم مشروب ہے جو راحتِ جاں ہونے کے بجائے، سخت اذیّت کا موجب ہوتا ہے اور دردناک عذاب بھی کیوں کہ وہ مستقل اقدار اور ابدی صداقتوں سے انکار کرتے تھے۔ (70)

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ
عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ
الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ص لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ
اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ط قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ط
وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿71﴾

اے رسول صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم! ان سے کہو کہ کیا ہم اللّٰہ کو چھوڑ کر ان کو مدد کے لیے پکاریں جو نہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ اور اللّٰہ کی طرف سے ہدایت ملنے کے بعد ہم اُس شخص کی طرح اپنے ماضی کی طرف پلٹ جائیں جس کے خُودسر جذبات نے اسے ارضی پستی میں لا کر دور حیران چھوڑ دیا ہو اور اس کے ساتھی اسے ہدایت کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس آجا۔ ان پر واضح کر دے کہ اللّٰہ کی طرف سے ملنے والی رہنمائی ہی حقیقی رہنمائی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم عالم گیر انسانیّت کی نشوونما کرنے والے کے قوانین کے سامنے سرِتسلیم خم کیے رہیں۔ (71)

الثلثة

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ط وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ﴿72﴾

نیز یہ بھی کہ دین کے نظام کا قیام عمل میں لائیں اور اللّٰہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہیں۔ وہی تو ہے جس کے یہاں تم سب کو accountability کی خاطر جمع کیا جانا ہے۔ (72)

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ط وَيَوْمَ
يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۵ قَوْلُهُ الْحَقُّ ط وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ

اور وہی تو ہے جس نے ارض وسما --- کائنات کو حکمت کے تقاضوں کے مطابق، ٹھوس تعمیری نتائج پیدا کرنے

فِى الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾

کے لیے تخلیق کیا۔ وہ جس وقت کوئی چیز وجود میں لانے کا ارادہ کرتا ہے تو فرماتا ہے ''کُن''، تو وہ فطری تقاضوں اور قوانین کے مطابق، وجود میں آنا شروع ہوجاتی ہے (البقرۃ 117:2، اٰلِ عمرٰن 47:3، مریم 35:19، اَلْمُؤْمن 68:40)۔ (73)

اُس کا فرمان علم وعقل، عدل اور انصاف اور حکمت کے مطابق ہوتا ہے۔ اس روز ہمیشہ کی طرح Sovereignty، کامل اقتدار صرف اسی کا ہوتا ہے جب صُوری پیکروں کو حیاتِ نَو مل جاتی ہے۔ وہ موجود چیزوں کا علم رکھتا ہے اور انکا بھی جو آنکھوں سے اوجھل، غیر مشہود ہوں۔ وہ ہر چیز کو اس کے ہر تقاضے کو ملحوظ رکھتے ہوئے، توازن کے ساتھ پیدا کرنے والا ہے اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾

جب ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے والد آزر سے کہا کہ کیا تم نے بتوں کو الٰہ بنا رکھا ہے؟ یوں، میں آپ کو اور آپ کی قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں۔ (74)

وَكَذٰلِكَ نُرِىْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾

اس طرح ہم نے ابراہیم علیہ السّلام کو کوارض وسما ----- کائناتی نظام کی functioning کا مشاہدہ کرایا We have given him an insight of Divine laws of nature کہ قانون صرف اِلٰہ واحد کا کارفرما ہے تا کہ وہ کامل یقین والوں میں سے ہوجائے۔ (75)

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾

جب رات کی تاریکی چھا گئی تو اس نے ایک ستارہ دیکھا۔ کہا کہ کیا یہ ہے میرا نشوونما دینے والا؟ جب وہ ستارہ غائب ہو گیا تو وہ کہہ اٹھا کہ میں ایسی ہستی کو کیسے اللہ کے طور پر پسند کروں جو غروب ہو جائے، تغیّر پذیر ہو۔ (76)

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾

جب اس نے طلوع ہوتے ہوئے چمکتے چاند کو دیکھا تو کہا کہ کیا یہ میرا ربّ ہے؟ جب وہ بھی غروب ہو گیا تو بول اٹھا کہ اگر میرے نشو ونما دینے والے نے میری رہنمائی نہ فرمائی ہوتی تو میں بھی ان لوگوں میں سے ہوتا جو سیدھی راہِ ہدایت کھو کر بھٹک رہے ہیں۔ (77)

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾

پھر جب سورج کو درخشاں طلوع ہوتے دیکھا تو کہا کہ کیا یہ میرا ربّ ہے کہ بہت بڑا ہے؟ جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہا کہ اے میرے برادرانِ قوم! تم جن چیزوں کو ربّ کا ہمسر و شریک ٹھیراتے ہو، میں ان سے لاتعلّق اور بیزار ہوں۔ (78)

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۚ﴿۷۹﴾

میں نے ہر غلط نظریۂ زندگی سے منہ موڑ کر، یک سُو ہو کر، اپنی پوری ذات کا رخ اُس ہستی کی طرف کیا ہوا ہے، جس نے کائنات کو ابتداً As Originator تخلیق کیا اور میں کسی کو اس کا ہمسر و مثیل ماننے والوں میں سے ہرگز نہیں ہوں۔ (79)

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْـــًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾

اور ابراہیمؑ کی قوم کے لوگ ان سے بحث جھگڑا کرنے لگے۔ اس نے کہا کہ کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں کٹ حُجّتی کرتے ہو، حال آں کہ اس نے ہی مجھے وحی

کے ذریعے سیدھی راہ دکھادی ہے۔ جن کو تم اللہ کا شریک وسہیم ٹھیراتے ہو میں ان سے نہیں ڈرتا ماسوائے اُس نقصان کے جو میرے نشوونما دینے والے کے قانونِ مکافات کے مطابق پہنچے۔ میرے ربّ کا علم تمام اشیاء کو محیط ہے۔ تم سوچ سمجھ سے کام کیوں نہیں لیتے۔ (80)

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۘ﴿۸۱﴾

میں تمہارے شرکاء سے کیسے ڈروں جب کہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ انکو اللہ کا ہمسر ٹھیراتے ہو جن کی تم پر اللہ کی طرف سے کوئی دلیلِ محکم نہیں نازل ہوئی۔ اگر تم سمجھنے کی ذرا بھی کوشش کرو تو بتاؤ ہم دونوں فریقوں میں سے کون مامون ومطمئن ہونے کا حق دار ہے۔ (81)

ع 9 12 15

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ع﴿۸۲﴾

جو لوگ اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہیں اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی آمیزش نہیں کی تو انہی کو امن و اطمینانِ کُلّی حاصل ہوتا ہے اور وہی وحی کے بتائے ہوئے سیدھے راستے پر ہیں۔ (82)

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾

یہ تھی وہ برہانِ قاطع جو ہم نے ابراہیم علیہ السّلام کو اس کی قوم کے باطل عقائد کے خلاف عطا فرمائی۔ اس طرح ہم اپنی مشیّت، قانون کے مطابق درجات بلند کر دیتے ہیں۔ یقیناً تیرا نشوونما دینے والا ہر شئے کا صحیح مقام متعیّن کر کے کسی کو اُن حدود سے آگے نہیں بڑھنے دیتا اور اُسے ہر شئے کے تقاضوں کا علم ہے۔ (83)

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ

ہم نے ابراہیم علیہ السّلام کو اسحاقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ (پوتا) عطا فرمائے۔ سب کو وحی کے ذریعے سیدھی راہ

وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾

سے نوازا۔ ان سے پہلے، ہم نے نوح علیہ السّلام کو بھی وحی کی ہدایت عطا فرمائی۔ اور ابراہیم کی نسل میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون علیہم السّلام کو بھی وحی کی ہدایت سے سرفراز فرمایا۔ ہم حسن کارانہ اندازِ زیست اختیار کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔ (84)

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾

اور اسی طرح زکریا، یحیٰ، عیسیٰ اور الیاس عَلَیۡهِمُ السّلام کو بھی وحی ایسے سرچشمے سے نوازا۔ یہ سب ہی صالحین میں سے تھے۔ (85)

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور اسی طرح اسماعیل، یسع، یونس اور لوط علیہم السّلام کو بھی بذریعہ وحی ہدایت عطا فرمائی۔ ان سب کو زندگی کی خوش حالیاں اور ہم عصر اقوام پر فضیلت و برتری عطا فرمائی۔ (86)

وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾

اور اسی طرح ہم نے اُن مرسلین کے آباء اور ان کی اولاد اور ان کے بھائی بندوں میں سے کتنوں کو نبوّت کے لیے برگزیدہ فرمایا اور ان کی سیدھے اور توازن بدوش راستے کی طرف راہنمائی فرمائی۔ (87)

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

یہ ہے اللہ کی طرف سے وحی کے ذریعے رہنمائی۔ اپنے بندوں میں سے اپنی مشیّت کے مطابق عطا فرما دیتا ہے۔ اور اگر وہ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کے قانون کی اطاعت کرنے لگتے تو جو اعمال وہ کرتے، رائیگاں چلے جاتے۔ (88)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ
بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

یہ تھے وہ انبیاء کرام علیہم السّلام جنھیں ہم نے نبوّت سے سرفراز فرمایا، کتاب بھی دی اور اس کے مطابق فیصلے کرنے کا اختیار یعنی حکومت بھی عطا کی (الجاثیۃ 16:45)۔ لہٰذا، اگر اہلِ کتاب، یہود و نصاریٰ کی یہ Generation اس ضابطۂ حیات، قرآن کو نہیں مان رہی تو ہم نے اِسے اُس Generation کے سپرد کر دیا ہے جو اِس کا انکار نہیں کرتی۔ (89)

10 ع 8 16

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ
اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے وحی کے ذریعے سیدھا راستہ دکھا دیا۔ تو، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو بھی اِسی راستے پر چل جس پر اللہ نے انہیں چلایا تھا۔ ان پر واضح کردے کہ میں تم سے اس رسالتِ وحی کا کوئی معاوضہ نہیں مانگ رہا۔ یہ ضابطۂ ہدایت صرف تمہارے لیے ہی نہیں، تمام اقوامِ عالم کے لیے باعثِ شرف و عزّت اور عبرت و موعظت ہے۔ (90)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى
بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ
مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ
تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ
وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ
يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾

جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی شئے نازل نہیں کی تو انہوں نے اللہ کے قانون اور اقتدار کا اندازہ نہیں کیا جیسا اندازہ لگانے کا حق تھا۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ موسیٰ علیہ السّلام جو کتاب لے کر آیا کہ وہ بھی انسان ہی تھا، اسے کس نے نازل کیا؟ وہ انسانیّت کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔ تم نے اُسے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اس کا کچھ حصّہ تو لوگوں کو پیش کرتے ہو اور زیادہ تر کو چھپا

جاتے ہو۔ تمہیں وہ علم سکھایا گیا جو تم اور تمہارے آباء و
اجداد نہیں جانتے تھے۔ اے رسول! صلّی اللہ علیہ وسلّم!
واضح کردے کہ اللہ ہی ہے جس نے یہ ضابطۂ حیات
عطا فرمایا۔ یہ نہیں مان رہے تو انہیں چھوڑ دے کہ یہ بے
کار اور بے مقصد کج بحثوں میں پڑے رہیں۔ (91)

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝٩٢

یہ قرآن بھی ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے جو
انسانی ذات کی نشو ونما، ثبات و استحکام اور فلاح کا
سرچشمہ ہے۔ پہلے سے موجود ضابطۂ وحی کی، اپنے عملی نظام
سے، تصدیق کرنے والی ہے تاکہ اے رسول صلّی اللہ
علیہ وسلّم! تُو اِس کی وساطت سے اس مرکزی شہر مکّہ اور
اسکے نواح میں رہنے بسنے والے انسانوں کو ان کے غلط
طرزِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے Warn کردے۔ جو
لوگ حیاتِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اس ضابطہ،
قرآن پر بھی ایمان رکھنے والے ہیں اور وہ اپنی صلوٰۃ
کے فرائض و مقتضیات کا تحفّظ کرنے والے ہیں
(البقرۃ 2:238، المؤمنون 23:2،9)۔ (92)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِىَ
اِلَىَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَىْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ
وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ
الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٩٣

اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کرلینے والا اور
کون ہوگا جو اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑے یا یہ کہے
کہ میری طرف وحی آئی ہے حال آں کہ اس کی طرف کچھ
بھی وحی نہیں کیا گیا اور جو یہ کہے کہ میں بھی اس کی مثل
نازل کرسکتا ہوں جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ کاش! آپ
ان قانون شکن لوگوں کو اُس وقت دیکھیں جب یہ موت کی

سختیوں میں تڑپ رہے ہوتے ہیں اور ملائکہ ان کی طرف یہ کہتے ہوئے ہاتھ بڑھا رہے ہوتے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں۔ آج کے دن تمہیں ذلّت آمیز عذاب دیا جائے گا کہ تم اللہ کے بارے میں خلافِ حقیقت باتیں کیا کرتے تھے اور اللہ کی آیات سے انکار کرتے تھے۔ (93)

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم
مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ ۖ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ
الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ ۚ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ ع 11 4 17
وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٩٤﴾

اللہ نے فرمایا کہ تم آج ہمارے پاس اکیلے، ایک ایک کر کے آئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار تنہا پیدا کیا تھا۔ اور جو سامانِ آسائش ہم نے تمہیں دیا تھا، وہ تم پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ آج ہم تمہارے ساتھ، تمہارے وہ سفارشی بھی نہیں دیکھ رہے جن کے متعلّق تمہارا زُعم تھا کہ وہ تمہارے درمیان اللہ کے ہمسر ہیں۔ تمہارے آپس کے باہمی مراسم بھی منقطع ہوگئے اور وہ شرکاء غائب ہوگئے جن کو تم اپنے سفارشی و مددگار خیال کرتے تھے۔ (94)

إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٩٥﴾

اللہ، دانہ اور گٹھلیوں کو پھاڑ کر نمو کے امکانات پیدا Germinate کرنے والا ہے۔ یوں، بظاہر، مُردہ Inorganic میں زندگی پیدا کر دیتا ہے اور زندہ Organic کو وقت گزرنے پر موت سے ہم کنار کر دیتا ہے (آلِ عمران 27:3، یونس 31:10، الرُّوم 19:30)۔ ایسی قوّتوں کا حامل ہے تمہارا اللہ۔ تم کدھر بہکے پھرتے ہو؟ (95)

فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٩٦﴾

وہ رات کی تاریکی کو پھاڑ کر صبح کو نمودار کرنے والا ہے۔ اُسی نے رات کو سکوں پذیری کے لیے اور سورج اور چاند کو مہ

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾

وسال کے حساب کے لیے بنایا (یونس 10:5، بنی اسرآئیل 17:12)۔ یہ اُس غالب اور ہر شئے کا علم رکھنے والے کے مقرّر کردہ اندازے اور پیمانے ہیں۔ (96)

اور وہی ہے جس نے تمہاری خاطر خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں صحیح راستے معلوم کرنے کے لیے ستاروں کو وجود عطا کیا۔ ہم نے ان لوگوں کے لیے جو علم سے بہرہ ور ہیں، اپنی آیات کھول کھول کر بیان کردی ہیں۔ (97)

اور وہی ہے جس نے تمہیں نفسِ واحدہ، واحد خلیے سے جس کے اندر تولید کا پورا ساز وسامان موجود ہوتا ہے اور نر اور مادہ دونو کے موروثے موجود ہوتے ہیں، پیدا کیا (النّساء 4:1، الزّمر 39:6)۔ یہ کاروانِ زندگی ایک منزل پر ٹھہرتا ہے، پھر دوسری منزل کے سپرد ہوجاتا ہے، یعنی رحمِ مادر کے اندر ٹھیرنا ایک منزل اور یہاں سے پرورش پا کر مرحلۂ پیدائش کے بعد زندگی کی اگلی منزل کے سپرد ہوجاتا ہے۔ ہم نے اپنی آیات کو اُس قوم کے لیے نکھار کر بیان کردیا ہے جو سوچ سمجھ سے کام لیتی ہے۔ (98)

اور وہی ہے جس نے فضا کی بلندیوں سے پانی برسایا۔ پھر ہم اُس سے ہر نوع کی روئیدگی پیدا کرتے ہیں۔ پھر اس سے سبز شاخیں کونپلیں نکالتے ہیں اور اس سے ہم ایک دوسرے سے گُتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں۔ اور کھجور کے درخت کے شگوفوں سے جھکے ہوئے Within

reach خوشے اور انگور، زیتون اور انار کے باغات کہ ان کے پھل ملتے جلتے بھی ہیں اور ایک دوسرے سے مختلف بھی۔ ذرا ان کے پھلوں کو دیکھو، جب وہ پک کر سرخ ہو جاتے ہیں۔ ہمارے قوانینِ ارتقاء پر یقین رکھنے والوں کے لیے ان میں نشانیاں مضمر ہیں۔ (99)

12
ع
6
18
وَجَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الۡجِنَّ وَخَلَقَهُمۡ وَخَرَقُوۡا لَهٗ بَنِيۡنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ‌ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

یہ پھر بھی جِنّوں میں سے اللہ کے ہمسر بنا لیتے ہیں، حال آں کہ انہیں بھی اسی نے ہی پیدا کیا ہے۔ اور جہالت کی بنا پر اللہ کے لیے بیٹے اور بیٹیاں وضع کر لیتے ہیں۔ جن اوصاف سے بھی یہ اللہ کو متّصف کرتے ہیں، وہ ان سے ارفع و ماوراء ہے۔ (100)

بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ اَنّٰى يَكُوۡنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ صَاحِبَةٌ‌ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَىۡءٍ‌ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۰۱﴾

وہ کائنات کو بغیر کسی Material کے ابتداً تخلیق Originate کرنے والا ہے۔ اس کے یہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کی بیوی ہی نہیں۔ اسی نے ہر شئے کو تخلیق کیا اور وہ ہر شئے کے تقاضوں کا علم بھی رکھنے والا ہے۔ (101)



ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ‌ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ ﴿۱۰۲﴾

یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہیں پیدا کرنے کے بعد تسلسل کے ساتھ، نشوونما دیتے ہوئے نقطۂ آغاز سے تکمیل تک پہنچانے والا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں جس کا غلبہ و اقتدار قبول اور جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ ہر شئے کا خالق ہے، لہٰذا تم اسی کی محکومیّت اختیار کر کے اپنی صلاحیتوں اور قوّتوں کو اُسی کے پروگرام کے مطابق صرف کیا کرو۔ وہی ہر شئے کا نگران اور کارساز ہے۔ (102)

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾

نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں No vision can grasp Him اور وہ نگاہوں کا احاطہ کرتا ہے۔ اُس کی ذات ایسی لطیف اور مادی وجود سے منزّہ ہے کہ محسوسات کے احاطے میں نہیں آسکتی۔ اور وہ ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔ (103)

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے بصیرت افروز حقائق اور واضح دلائل آ چکے ہیں۔ جو ان کی بصیرت حاصل کرتا ہے تو اپنی ذات کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی اندھا بے بہرہ بنا رہتا ہے تو اس کا وبال اُسی کی ذات پر پڑتا ہے۔ اور میں تم پر نگہبان مقرّر نہیں ہوں۔ (104)

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اس طرح ہم اپنی آیات کو دہرا دہرا کر مختلف اسالیب میں بیان کرتے ہیں تا کہ یہ کہیں کہ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو نے ان آیات کا نہایت غور سے مطالعہ کیا اور خوب سمجھا ہے؛ تا کہ ہم بھی ان آیات کو سمجھ بوجھ رکھنے والوں کے لیے واضح طور پر بیان کر دیں۔ (105)

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تیرے ربّ کی طرف سے جو احکام وقوانین بذریعہ وحی دیے گئے ہیں، تُو ان کا اتباع کیے جا۔ اس کے سوا اور کوئی الٰہ --- صاحبِ اقتدار نہیں۔ اُس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے اور جس کی اطاعت ضروری ہے اور مشرکین سے کنارہ کش رہ۔ (106)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾

اگر اللہ چاہتا تو ان کو اختیار و ارادہ سے محروم رکھ کر مجبورِ محض پیدا کرتا تو یہ شرک نہ کرتے، لیکن اللہ نے ان

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًاۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمۡ ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمۡ مَّرۡجِعُهُمۡ فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝١٠٨

کے اختیار وارادہ کی آزادی کو سلب نہیں کیا۔ ہم نے، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھے ان پر محافظ مقرّر نہیں کیا اور نہ ہی تُو ان کے اعمال کا ذمّہ دار ہے۔ (107)

یہ جن ہستیوں کو، اللہ کو چھوڑ کر مدد کے لیے پکارتے ہیں، اے اہلِ ایمان! تم انہیں بُرا نہ کہنا کہ کہیں یہ حد سے تجاوز کرتے ہوئے، جہالت کی بنا پر اللہ کو بُرا کہنے لگ جائیں۔ ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے بعض گروہوں کا، اللہ کو چھوڑ کر، دوسروں کو مدد کے لیے پکارنے کا عمل ان کی بے علمی و جہالت کے باعث خوش نما دکھائی دیتا ہے۔ پھر یہ اپنے ربّ کے یہاں لوٹ کر آتے ہیں تو ہم انہیں بتا دیتے ہیں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ (108)

وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ لَّيُؤۡمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰيٰتُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَمَا يُشۡعِرُكُمۡ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝١٠٩

اب تو یہ اللہ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ہمارے پاس کوئی معجزاتی نشانی آجائے تو ہم ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتا دے کہ تمہارے شعور میں یہ بات کیسے لائی جائے کہ معجزے دکھانے پر صرف اللہ کو قدرت حاصل ہے۔ اگر کوئی معجزہ آبھی جائے تو یہ ہرگز ایمان لانے کے نہیں۔ (109)

ع 13 10 19 وَنُقَلِّبُ اَفۡـِٕدَتَهُمۡ وَاَبۡصَارَهُمۡ كَمَا لَمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ۝١١٠ ع

جیسا کہ پہلی بار بھی یہ، پیش کردہ صداقتوں پر ایمان نہیں لائے تھے، اسی طرح یہ اب بھی نہیں مان رہے اور ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق، ان کے دل اور آنکھیں حق کی طرف سے پھر گئی ہیں۔ اور ہم نے انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیا ہے۔ (110)